دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

حوالہ/Ref   تاریخ/Date

توحیدِ الٰہی کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایمان افروز تذکرہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 13 / مارچ 2026ء (۱۳ / امان ۱۴۰۵ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے دو جمعہ پہلے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سیرت کے پہلو توحید کے لیے تڑپ کا ذکر کیا تھا۔ یہ وہ مقصد تھا جس کے قیام کے لیے آپؐ آئے اور اس کے لیے نہ صرف آپؐ کے اپنے قول و فعل سے تڑپ کا اظہار ہوتا ہے بلکہ آپؐ نے اپنے صحابہؓ میں، اپنے ماننے والوں میں بھی توحید کی خاطر ہر قربانی دینے کے لیے تیار رہنے کی ایسی روح پھونکی جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

آج بھی میں آپؐ کی سیرت کے اسی پہلو کا ذکر کروں گا اور اس حوالے سے بعض صحابہؓ کی قربانیوں کا بھی ذکر آجائے گا۔

ایک دفعہ مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہا کہ کیا تم ہمارے معبودوں کے بارے میں یہ بات نہیں کرتے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں! اس پر وہ آپؐ کے گرد جمع ہو گئے۔ اس وقت کسی نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ اپنے دوست کی خبر لو۔ حضرت ابو بکرؓ نکلے اور مسجد حرام میں پہنچے۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس حال میں پایا کہ لوگ آپؐ کے ارد گرد اکٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جآء کم بالبینت من ربکم۔ تمہارا برا ہو۔ کیا تم اس لیے اس شخص کو قتل کرو گے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا ربّ اللہ ہے؟ اس پر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تو چھوڑ دیا اور حضرت ابوبکرؓ کی طرف لپکے اور ان کو مارنے لگے۔ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی کہتی ہیں کہ آپ ہمارے پاس اس حالت میں آئے کہ آپ اپنے بالوں کو ہاتھ لگاتے تھے تو وہ آپ کے ہاتھ میں آجاتے تھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ آپ ﷺ بازار سے گزر رہے تھے تو مکہ کے اوباشوں کی ایک جماعت آپؐ کے گرد ہوگئی اور رستہ بھر آپؐ کی گردن پر یہ کہہ کر تھپڑ مارتی چلی گئی کہ لوگو یہ وہ شخص ہے جو کہتا ہے کہ میں نبی ہوں۔ آپؐ کے گھر میں اردگرد کے گھروں سے متواتر پتھر پھینکے جاتے تھے، آپؐ کے گھر میں گندی چیزیں پھینکی جاتی تھیں۔ کھانا پکانے والی جگہوں میں بھی گندی چیزیں پھینکی جاتی تھیں۔ لیکن ہزاروں ہزار درود ہوں آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکات پر کہ توحید کے قیام کے لیے جو تڑپ آپؐ کے سینے میں موجزن تھی وہ کبھی بھی ایک لمحہ کے لیے کم نہ ہوئی اور ان ساری تکالیف کو گویا قلبی بشاشت کے ساتھ بڑی خوشی کے ساتھ قبول کیا اور پھر بھی بنی نوع انسان سے شفقت اور محبت میں ذرا برابر بھی کمی نہیں ہوئی

حضور فرماتے ہیں! ایک مرتبہ آپ ﷺ مسجد حرام میں کھڑے ہوئے اور مشرکین مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تم کہو: لا الہ الا اللہ۔ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ قریش آپ ﷺ پر ٹوٹ پڑے۔ حارث بن ابی ھالہ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ حارث نے آپ کو بچانے کے لیے ان لوگوں سے لڑنا شروع کردیا اور انہیں رسول اللہ ﷺ سے علیحدہ کر دیا۔ پھر وہ سارے ان پر ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ انہیں شہید کر دیا۔

کفارِ مکہ نے تین سال تک آپؐ کو اور آپؐ کے خاندان والوں کو شعب ابی طالب میں اس طرح قید رکھا کہ ہر قسم کا سوشل بائیکاٹ کر دیا گیا۔ جب یہ ختم ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے توحید کا پرچار پہلے سے بڑھ کر عام کر دیا۔

آپؐ کے سفرِ طائف کا بھی مشہور واقعہ ہے وہاں آپؐ پر جو ظلم ہوا تاریخ میں مختلف حوالے سے بیان ہوا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے جب شعب ابی طالب کا محاصرہ اٹھ گیا تو آنحضرت ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ طائف میں جا کر وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ آپ ﷺ نے طائف میں دس دن قیام کیا اور شہر کے بہت سے رؤساء سے یکے بعد دیگرے ملاقات کی مگر اس شہر کی قسمت میں بھی مکے کی طرح اس وقت اسلام لانا مقدر نہ تھا۔ آخر آپؐ نے طائف کے رئیس اعظم کے پاس جا کر اسلام کی دعوت دی مگر اس نے بھی صاف انکار کیا اور کہنے لگا بہتر ہوگا آپ یہاں سے چلے جائیں۔ اس کے بعد اس بدبخت نے شہر کے آوارہ آدمی آپؐ کے پیچھے لگا دیئے۔ یہ لوگ شور کرتے ہوئے آپؐ کے پیچھے ہو لئے اور آپؐ پر پتھر برسانے شروع کیے جس سے آپؐ کا سارا بدن خون سے تربتر ہو گیا۔ طائف سے تین میل کے فاصلے پر مکہ کے رئیس عتبہ بن ربیعہ کا ایک باغ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اس میں آ کر پناہ لی اور ظالم لوگ تھک کر واپس لوٹ گئے۔ عتبہ نے اپنے ایک عیسائی غلام عداس کے ہاتھ آپؐ کو ایک کشتی میں انگور بھیجے۔ آپؐ نے عداس سے اس کا نام پوچھا اور کہا تم کہاں سے ہو؟ اس نے کہا میں نینوا سے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا میں تمہاری بستی میں آنے والے نبی یونس بن متیٰ کا بھائی ہوں۔ تھوڑی دیر آنحضرت ﷺ نے اس باغ میں آرام فرمایا اور پھر وہاں سے روانہ ہوئے۔

فرمایا:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم توحید کے قیام کے لیے مکہ میں انفرادی اور اجتماعی تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ عرب کے بازاروں میں چلے جایا کرتے اور وہاں خدائے واحد لاشریک کی طرف آنے کا پیغام دیتے۔مکہ سے باہر مختلف جگہوں پر لوگ اکٹھے ہوا کرتے تھے۔انہیں اسواق العرب کہا جاتا تھا۔ان میں عکاز، مجنّہ اور ذوالمجاز عرب کے بازار تھے۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام حج میں عکاز اور مجنّہ کے میلوں میں جاتے اور لوگوں کو گھروں اور قیام گاہوں میں جا کر دعوت دیتے۔آپؐ فرماتے کون ہے جو مجھے پناہ دے گا؟ کون ہے جو میری مدد کرے گا تا کہ میں اپنے ربّ کا پیغام پہنچادوں۔

قریش مکہ ایک طرف آنحضرت ﷺ کو تبلیغ اسلام سے روکنے کی کوشش کرتے رہے اور دوسری طرف اسلام قبول کرنے والوں پر ظلم و بربریت کا وہ بازار گرم کیا اور ایسا وحشیانہ سلوک کیا کہ قلم میں تفصیل لکھنے کی طاقت نہیں۔حضرت بلالؓ ایمان لائے تو ان کے مالک نے ان کو پکڑ کر زمین پر لٹا دیا اور ان پر سنگریزے اور گائے کی کھال ڈال دی اور کہنے لگے کہ تمہارا ربّ لات اور عزّیٰ ہے مگر آپؓ احد، احد ہی کہتے تھے۔پھر حضرت ابوبکرؓ نے آپ کو سات اوقیہ یعنی ۲۸۰/درہم میں خرید کر آزاد کر دیا۔

حضور فرماتے ہیں: قریشِ مکہ صرف مسلمانوں پر ہی ظلم نہ کرتے بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک بھی کسی طرح محفوظ نہ تھی۔سب سے زیادہ اذیت اور دکھ اور تکلیف کا سامنا آنحضرت ﷺ کو کرنا پڑا۔آپؐ کا نام محمد تھا۔اس نام کو بگاڑ کر مذمم کہا جاتا یعنی نعوذ باللہ سب سے زیادہ مذمت کیا جانے والا۔نعوذ باللہ! آپ ﷺ کو کذاب اور جھوٹا کہا جاتا، فریبی، لالچی اور دھوکے باز کہا جاتا۔پتھر مارے جاتے اور کبھی گندگی آپ پر ڈالی جاتی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اُس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُس کی جان گداز ہوئی۔اس لیے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اس کی زندگی میں اُس کو دیں۔وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے ،کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریّت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اُس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی

شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔

فرمایا! اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُسی وقت تک ہم منوررہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔ وہ لوگ جو اس غلط خیال پر جمے ہوئے ہیں کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لاوے یا مرتد ہو جائے اور توحید پر قائم ہو اور خدا کو واحد لا شریک جانتا ہو وہ بھی نجات پا جائے گا اور ایمان نہ لانے یا مرتد ہونے سے اس کا کچھ بھی حرج نہ ہوگا......نجات تو دو امر پر موقوف ہے۔(۱) ایک یہ کہ یقین کامل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی اور وحدانیت پر ایمان لاوے۔(۲) دوسرے یہ کہ ایسی کامل محبت حضرت احدیت جلّ شانہ کی اُس کے دل میں جاگزین ہو کہ جس کے استیلا اور غلبہ کا یہ نتیجہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت عین اُس کی راحت جان ہو جس کے بغیر وہ جی ہی نہ سکے اور اس کی محبت تمام اغیار کی محبتوں کو پامال اور معدوم کر دے یہی توحید حقیقی ہے کہ بجز متابعت ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ کیوں حاصل نہیں ہو سکتی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کر سکتیں اور کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ عقل کی دوڑ اور سعی صرف اس حد تک ہے کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کر کے صانع کی ضرورت محسوس کرے مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شے ہے اور اس درجہ عین الیقین تک پہنچنا کہ جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے وہ درحقیقت موجود بھی ہے یہ اور بات ہے......پس یقیناً سمجھو کہ توحید یقینی محض نبی کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہے... پس ہمیں چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سچا عشق کریں۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو توحید کے قیام کے لیے بھیجا ہے اور ہم نے آپؑ کی بیعت کی ہے۔ اس لیے ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ رمضان کے دنوں میں خاص طور پر ہمیں دعا کرنی چاہیے کہ توحید کے قیام کے لیے ہم سب سے آگے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ امت مسلمہ کے لیے بھی دعا کریں یہ بھی حقیقی توحید کو سمجھنے والے ہوں اور اس پر عمل کرنے والے ہوں۔

آخر پر حضور انور نے مکرم ذکر اللہ تایو ایوب صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَ ادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔